اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو ۲ بار

نمبر ۱۰ جلد ۱۰

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر۔ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

یکم مئی سنہ ۱۹۳۶ء — ۹ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۵ھ

چندہ سالانہ دو روپیہ …

فہرست مضامین

نظم ص ۲

شکریہ ایک مضمون ۳–۶

درس القرآن ۶–۹

شذرات و اقتباسات . ۹–۱۲

عجائبات ۱۲–۱۵

مختلف واقعات ۱۵–۱۷

وصیتیں اشتہارات۔ نقشہ جنگ و پھول ۱۸–۲۴

سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ۔

سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

وفادار بیوی اپنے شوہر سے

ستاؤں گی میں کہاں تک راہ. کیا اب بھی نہ آؤ گے
اب اک اک سانس ہے جانکاہ کیا اب بھی نہ آؤ گے
مرے سرتاج عالی جاہ. کیا اب بھی نہ آؤ گے
یہ حالت ہوگئی ہے آہ. کیا اب بھی نہ آؤ گے

تصور میں تمہارے جب کبھی آزردہ پاتی ہیں
نہ پوچھو آہ پھر کیا کیا مجھے سکھیاں بناتی ہیں
مجھے چاروں طرف سے وے گھیرا بیٹھ جاتی ہیں
یہ حالت ہوگئی ہے آہ کیا اب بھی نہ آؤ گے

گوارا ہو کہاں تک بیٹھ رہنا پاس نندوں کے
دلاسے اب ہوئے جاتے ہیں طعنے ساس نندوں کے
کہ اس بارے میں مُردہ ہیں ابھی احساس نندوں کے
یہ حالت ہوگئی ہے آہ کیا اب بھی نہ آؤ گے

مجھے اب کاٹنے کو دوڑتا ہے گھر میں زیور بھی
اڑاتے ہیں مجھے باتوں میں اب تو جیٹھ دیور بھی
بگڑتے جا رہے ہیں مجھ سے گھر والوں کے تیور بھی
یہ حالت ہوگئی ہے آہ کیا اب بھی نہ آؤ گے

نہیں میکے میں کچھ میکے کی عشرت لوٹ لی تمنے
وہ دل اسکی مُسرت اسکی طاقت لوٹ لی تمنے
وہ بیخبری وہ معصومی وہ راحت لوٹ لی تمنے
یہ حالت ہوگئی ہے آہ کیا اب بھی نہ آؤ گے

بہا جاتا ہے دل امواج بے تابی کے ریلے میں
پڑی رہتی ہوں اکثر منہ لپیٹے میں اکیلے میں
رہونگی تابکے زندہ مصائب کے جھمیلے میں
یہ حالت ہوگئی ہے آہ کیا اب بھی نہ آؤ گے

جو دن کاٹا تڑپنے میں گزاری رات رونے میں
گنوایا مَیں نے اپنا رُوپ بھی ہیہات رونے میں
کٹے کڑھنے میں جاڑے گرمیاں برسات رونے میں
یہ حالت ہوگئی ہے آہ کیا اب بھی نہ آؤ گے

محبّت کی مُروّت کی وُہ رسمیں سب بھلا بیٹھے
خدا جانے کیا ہے کس نے بس میں سب بھلا بیٹھے
وُہ وعدے وُہ دلاسے اُف وُہ قسمیں سب بھلا بیٹھے
یہ حالت ہوگئی ہے آہ کیا اب بھی نہ آؤ گے

جُدائی کے مصائب حد سے گذرے سہ نہیں سکتی
گذرتی ہی جو کچھ دل پر کسی سے کہہ نہیں سکتی
رہی ہوں منتظر اب تک مگر اب رہ نہیں سکتی
یہ حالت ہوگئی ہے آہ کیا اب بھی نہ آؤ گے

(سہیلی وقار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم مئی ۱۹۳۶ء

مرحومہ سیدہ امۃ الحیؓ کی نوٹ بک میں سے

شکر پر ایک مضمون

"زندگی کے آخری سالوں میں سیدہ امۃ الحیؓ کا رجحانِ طبیعت تصوف کی طرف بہت زیادہ تھا۔ محترم حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب نے آپکو حضرت امام غزالیؒ کی کتاب احیاء العلوم کی طرف توجہ دلائی۔ جسے آپ نے کئی بار پڑھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب، قرآن کریم، احادیث نبویہ کثرت سے زیر مطالعہ رہتی تھیں۔ سلوک کی منزلیں اس سرعت سے طے کر رہی تھیں۔ کہ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ کسی مقام پر جلدی پہنچنا ہے۔ اپنی یادداشت کے لئے بہت سی کاپیاں بنائی ہوئی تھیں۔ جن میں اپنی یادداشت کے لئے مفید باتیں نوٹ کرتی رہتیں۔ ایسی ہی نوٹ بک میں سے ایک مضمون ارسال ہے۔ اس لئے بھیج رہا ہوں۔ کہ مضمون محفوظ ہو جائے۔ اور مصباحی بہنیں اس سے فائدہ حاصل کریں"۔ (عبدالوہاب عمر)

شکر بھی سالکین کی منازل میں سے ایک منزل کا نام ہے۔ شکر کے متعلق آیات بہت کثرت سے ہیں۔ جو ہم انشاء اللہ اختتام مضمون پر جمع کریں گے۔ لیکن چند ایک درج کرنا نہایت ضروری ہیں۔ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ۔ اور فرمایا۔ قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ۔ اور شکر کے ساتھ زیادتی نعمت کا قطعاً وعدہ بھی کر لیا۔ جیسے کہ فرمایا۔ لئن شکرتم لازیدنکم۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ اس کو بلا استثناء فرمایا۔ حالانکہ پانچ اور نعمتوں (۱) غنی کرنے میں (۲) دعا قبول فرمانے میں (۳) روزی دینے (۴) مغفرت فرمانے میں۔ جیسے فرمایا۔ یغفر لمن یشاء۔ اور اسی طرح دوسری باتوں میں یہ شرط کر دی۔ کہ "اگر ہم چاہیں گے"۔ لیکن شکر کے اجر کو اس نے چاہا ہے اور وعدہ کیا ہے۔ حضرت عطاء سے روایت ہے۔ کہ ایک بار میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں گیا اور پوچھا سب سے زیادہ عجیب حال آنحضرتؐ کا جو آپ نے دیکھا ہو۔ وہ بیان فرمائیے۔ حضرت عائشہؓ رونے لگیں اور فرمایا۔ کوئی حالت آپؐ کی عجیب نہ تھی۔ پھر سنایا۔ ایک رات آپؐ میرے پاس تشریف لائے۔ اور بستر میں میرے ساتھ لیٹے پھر آپؐ کا بدن مبارک میرے بدن سے لگا۔ پھر فرمایا اے ابو بکرؓ کی بیٹی مجھے چھوڑ دے۔ کہ عبادت اپنے پروردگار کی کروں۔ میں نے عرض کیا۔ کہ میں تو آپؐ کے پاس رہنا چاہتی ہوں۔ الا آپؐ کی مرضی کے تابع۔ میں نے اجازت

دیدی۔ آپؐ اٹھے اور پانی کی مشک کے پاس تشریف لے گئے۔ اور وضو کیا۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے پھر سجدے میں روئے۔ پھر دونوں سجدوں کے درمیان میں بہت روئے۔ اِس طرح آپؐ روتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت بلالؓ نے آپؐ کی خدمت میں نماز کیلئے عرض کیا۔

۲۔ حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ سے پوچھا۔ کیا ذخیرہ کریں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ قلبٌ شاکرٌ۔

اور اول یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ شکر سے غرض دیدارِ منعم ہو نہ کہ دیدار نعمت۔ عوام ادائے شکر کھانے پینے پوشاک وغیرہ پر کرتے ہیں۔ اور خواص دلوں کے احوال پر۔ اور یہ بھی مخفی نہ رہے۔ کہ شکر کا مزا جیسا عارفوں کو ہے۔ ویسا دنیا کی محبت میں جو مبتلا ہو اسکو ہرگز نہیں۔ کیونکہ مریض کو اچھی چیز کا مزا نہیں آیا کرتا۔ اور میٹھی بھی بخار والے منہ کو کڑوی لگتی ہے۔ سالک کی خواہش منعم ہے۔ اور دنیا دار کی خواہش شکر سے اجر میں دنیا ہے۔

ایک شخص سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیسے ہو۔ اُس نے جواب دیا۔ اچھا ہوں۔ پھر آپؐ نے ویسے ہی پوچھا۔ اُس نے عرض کیا خیریت سے ہوں۔ آپؐ نے پھر یہی فرمایا۔ اُس نے عرض کیا۔ میں خداتعالےٰ کی حمد کرتا ہوں اور اُس کا شکر گذار ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ مجھے یہی منظور تھا تم ایسا ہی کہو۔ اور اکابر سلف جو آپس میں مزاج پرسی کرتے۔ تو زیادہ مدعا یہی ہوتا تھا۔ کہ زبان سے شکر الٰہی دوستوں کی ملاقات کیوقت بھی نکلے۔ اور غرض ریا نہیں ہوتی تھی۔ اور نہیں اکابر نے جناب باری میں عرض کیا۔ الٰہی تیری نعمت کا شکریہ کس طرح ادا کریں۔ کیونکہ جب شکر کریں گے تیری نعمتوں میں سے ایک نعمت سے ہی کریں گے۔ اور ہمارا شکر کرنا ایک اور تیری نعمت ہوگی۔ اور پھر اُسپر بھی شکر واجب ہوگا۔ آنحضرت صلعم جب نماز میں بہت ہی خشوع فرماتے۔ تو حضرت عائشہؓ عرض کرتیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے سب اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے۔ تو آپؐ پھر اس قدر گریہ کیوں فرماتے ہیں۔ آپؐ فرماتے کیا میں بندہُ شاکر نہ بنوں۔

اور جاننا چاہیئے۔ کہ لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر جہالت کیوجہ سے نہیں کرتے۔ اوّل تو نعمت کی حقیقت سے ہی واقف نہیں۔ صرف کھانا، پینا، لباس ہی کو اصل نعمت سمجھتے ہیں۔ اور حقیقت نعمت سے محض ناواقف ہیں۔ کھانے پینے میں اگر تکلیف ہوئی۔ تو پھر شکر یہ کیسا۔ جتنی شکایت بھی کریں بجا اور درست ہے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ شکر کریں کس بات پر۔ اس پھٹے ہوئے کُرتے پہ یا خالی پیٹ پہ۔ اور اگر کسی کو یہ چیزیں جنکو اپنے دل میں نعمت سمجھتا ہے۔ مل بھی جاویں۔ تو پھر بھی شکر کا موقع کہاں۔ اور اگر کسی کے دل میں شکریہ کا خیال آبھی جائے۔ تو صرف زبان سے الحمد للہ الحمد للہ اور خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہنا بالکل کافی اور وافی سمجھ لیتے ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ نعمت کا شکریہ یہ ہے۔ کہ جو نعمت ملی ہے۔ اُس کو موقع اور محل پر خرچ کریں۔ اور ہر ایک چیز کو خواہ ارضی ہو۔ خواہ روپیہ ہو خواہ طاقت ہو خواہ عزت ہو۔ غرض تمام نعمتوں کو شریعت کے

مطابق عین وقت اور عین محل و ضرورت کے موقع پر خرچ کرے۔ اور زبان کو بھی شکر میں لگائے رکھے۔ اس کو شکر کہتے ہیں۔ اور اصل حقیقت شکر کی یہی ہے ؛

ہر چند یہ دنیاوی اسباب باعث شکر ہیں۔ کیونکہ ان سے ایک حد تک مدد ملتی ہے۔ جس کی تفصیل ہم انشاءاللہ کسی دوسرے مضمون میں کریں گے۔ اور نعمتوں کی کچھ تفصیل بھی کرنیکا ارادہ ہے۔ وماتوفیقی الّا باللہ ؛

اور یہ مرض عام ہے۔ کہ نعمت کے زوال کے بعد پھر اس کی قدر ہوتی ہے۔ موجودگی نعمت میں خیال بھی نہیں ہوتا۔ کہ یہ نعمت ہے۔ جیسا آدمی اپنی آنکھوں کی سلامتی کا شکر نہیں کرتا۔ لیکن جب اندھا ہو جائے۔ تو آنکھوں کی قدر معلوم ہو۔ اور اگر آنکھیں پھر مل جائیں۔ تو البتہ ضرور شکریہ کرے۔ مگر وہ بھی زبان ہی سے۔

اور چونکہ اللہ تعالیٰ کی نعمت عام ہے۔ اور لامحدود ہے۔ جسطرح اُس کی ذات ہے۔ تو بندوں کو عام چیز دیکھکر اس کی قدر جاتی رہی جیسے کہ ان کا دستور ہے۔ کہ عام چیز کی قدر نہیں کرتے ؛

روایت بعض فقراء نے کسی اہل دل سے اپنی مفلسی کی شکایت کی۔ اور مفلسی کے باعث شدت سے غمگین رہنا بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا تمہیں منظور ہے کہ تم گدھے ہو جاؤ۔ اور دس ہزار دام لے لو۔ اُسنے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا۔ چاہتے ہو کہ دس ہزار دام لو اور گونگے ہو جاؤ۔ اُس نے انکار کیا۔ انہوں نے کہا دس ہزار کے عوض لُولا اور لُنجا ہونا منظور ہے۔ اُسنے عرض کیا نہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ دس ہزار کے عوض دیوانہ بننا پسند کرتے ہو۔ اُسنے کہا نہیں۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ پھر تمہیں آقا کی شکایت کرتے شرم نہیں آتی۔ کہ باوجود اس کے کہ ۵۰ ہزار کی مالیت اُسنے تم کو دی ہے۔ پھر شکایت کرتے ہو ؟

اور ایک یہ بھی حکایت ہے کہ کوئی قاری مفلسی کے باعث نہایت تنگدل اور مضطر ہوا۔ خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے۔ تم چاہو تو ہزار دینار لے لو۔ ہم سُورۃ انعام تم کو بھلا دیں گے۔ اُسنے کہا یہ مجھے منظور نہیں پھر اُس کہنے والے نے کہا۔ سُورۃ ہود بھلا دیں۔ اُس نے کہا نہیں۔ کہا یوسف۔ کہا نہیں۔ اسی طرح دس مختلف سورتوں کے نام لئے۔ وہ سب پر انکار کرتا گیا۔ تب اُسنے کہا۔ تیرے پاس ایک لاکھ دینار کی چیز ہے۔ اور تُو شکایت کرتا ہے۔ صبح کو اُس کا افلاس قرآن شریف کو عزیز رکھنے کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے بالکل دُور کر دیا ؛

حضرت ابن شہاب کسی خلیفہ کے پاس تشریف لیگئے وہ اسوقت پانی کا پیالہ پینے لگا تھا۔ اُسنے عرض کیا مجھے کچھ نصیحت کرو۔ آپنے کہا۔ فرض کرو۔ یہ پیالہ پانی کا تم کو تمہارے پاس جسقدر نقدی ہے۔ اُسکے عوض میں ملتا ورنہ تم پیاسے رہتے۔ تو کیا تم نقدی دے ڈالتے۔ کہا ہاں۔ پھر آپنے فرمایا اگر تمام ملک کے عوض ملتا تب بھی۔ کہا ہاں۔ آپنے کہا کہ پھر اپنے ملک پر خوشی مت کرو۔ کہ جس کی قیمت ایک گھونٹ پانی کا ہے۔ بلکہ اس خوشی کے عوض اس گھونٹ پر شکر کرو۔ کہ جسپر تمہیں شکر کرنیکا کبھی خیال بھی نہیں آیا۔ اور علم ایک ایسی نعمت ہے۔ کہ اگر بالفرض عالم کو کہا جاوے۔ کہ تمام

دنیا کا مال لیکر اس کے عوض اپنا علم دیدو۔ تو کبھی راضی نہ ہو۔ کیونکہ وہ اس کے سرور اور لذت کو جانتا ہے۔ اور جانتا ہے۔ کہ یہ دائمی ہے۔ اور ہمیشہ ساتھ رہنے والی چیز ہے۔ اور اسی سے مجھے اچھی آخرت ملیگی۔ شکر کرنے کا بہترین علاج یہی ہے۔ کہ اپنے سے کم درجہ کے لوگوں کو دیکھا کرو۔ اور ان حالتوں پر غور کیا کرو۔ بعض صوفیاء کا دستور تھا۔ کہ ہر روز شفاخانہ، قبرستان اور عدالت جہاں مجرموں کو سزا ملتی تھی جایا کرتے تھے۔ اور ہر جگہ سے جُدا جُدا سبق حاصل کرتے تھے ۞ (ناتمام)

مجلس مشاورت میں لڑکیوں کے بورڈنگ کا سوال

سب کمیٹی تعلیم و تربیت کی رپورٹ جناب ملک غلام رسول صاحب شوق ایم۔ اے نے پیش کی۔ جس میں گرلز ہائی سکول کے ساتھ لڑکیوں کے بورڈنگ ہوس کی تجویز پر بحث کیگئی تھی۔ پہلے یہ امر زیر غور لایا گیا۔ کہ گرلز سکول کے ساتھ لڑکیوں کا بورڈنگ ہونا چاہئیے یا نہیں۔ اسکے خلاف اور حق میں دونوں طرف سے نہایت پُرجوش تقریریں کی گئیں۔ اسی دوران میں جناب پیر اکبر علی صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل بی نے یہ ترمیم پیش کی۔ کہ جبتک نصرت گرلز سکول کا نصاب اور نظام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے منشاء کیمطابق جاری نہ ہو جائے۔ اس مسئلہ پر غور ملتوی کیا جائے۔ یہ ترمیم کثرت آراء سے منظور ہو گئی۔ اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے کثرت آراء کے حق میں فیصلہ فرماتے ہوئے لڑکیوں کی تعلیم اور انکی تربیت کے متعلق ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ جسمیں موجودہ نصاب تعلیم اور طریق تعلیم کے نقائص اور بد نتائج پر روشنی ڈالی نیز ارشاد فرمایا کہ لڑکیوں کے وہ مدارس جہاں اسلام کے احکام کے خلاف

۴ انہیں تعلیم دی جاتی یا عمل کرایا جاتا ہے۔ اُن میں تعلیم پانے کی نسبت تعلیم نہ پاتا ہزار درجے بہتر ہے ۞

درس القرآن

فرمودہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

(سورہ جن رکوع ۲)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ میں اللہ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو بار بار رحم کرنیوالا اور بے انتہا کرم کرنیوالا ہے ۞

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَدۡعُوۡا رَبِّیۡ وَلَاۤ اُشۡرِکُ بِہٖۤ اَحَدًا ۝ تو کہدے میں نہیں بلاتا (نہیں پکارتا نہیں عبادت کرتا) مگر اپنے رب کی۔ اور اُسکے ساتھ کسی کو شریک قرار نہیں دیتا۔ یہ گویا خلاصہ ہے اس تعلیم کا جو اسلام نے ہمیں دی۔ یعنی کامل اور سچی توحید۔ کامل توحید ایسی چیز ہے۔ کہ اس کے ماتحت انسان کے تمام اعمال آجاتے ہیں۔ اور جب کامل توحید معلوم ہو جائے۔ تو رسالت کے سمجھنے میں کوئی روک نہیں ہو سکتی ۞

اَدۡعُوۡا۔ مَیں پکارتا ہوں۔ پکارنا دو قسم کا ہوتا ہے۔ پکارتے کسی کو اس لئے ہیں۔ کہ وہ اس کے قریب ہو جائے۔ یا دوسری چیزوں کے ذریعہ سے اس سے مدد حاصل کرنا مطلوب ہوتا ہے۔ ان ہر دو لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میرا پکارنا صرف خدا کو پکارنا ہوتا ہے۔ میں اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ یہاں بتایا گیا ہے۔ کہ صرف اسی سے (خدا) محبت کرو۔ اور تمام محبتوں کو اسکے تابع بناؤ۔ بظاہر انسان دوسری چیزوں سے بھی محبت کرتا ہے۔ بعض رُوحانی تعلّقات ہیں۔ یعنی خلفاء۔ نظام اور سلسلہ

پھر اس کے بعد عزیز و رشتہ دار۔ لیکن تمام چیزوں کی محبت اسکی تابع ہونی چاہیئے۔ وہ ہی محبت کرنیکے قابل ہے۔ حقیقی محبت اس سے کرو۔ اور جب کوئی نبیوں اور خلفاء سے محبت کرتا ہے۔ تو گویا وہ خدا سے محبت کرتا ہے۔ اور موقع پر وہ ان تمام محبتوں کو خدا تعالےٰ پر قربان کرسکتا ہے۔ منافقوں کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ دین کے مقابلہ میں دُنیا سے محبت کرتے ہیں خالق کو چھوڑ کر مخلوق سے محبت کرتے ہیں۔ جب ذرا سی اُن کو تکلیف یا فائدہ پہنچتا ہے۔ تو جھٹ اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی محبت جھوٹی ہوتی ہے۔ حقیقی نہیں ہوتی۔ حقیقی محبت وہی ہو سکتی ہے جو آرام و تکلیف دونوں وقت میں محبت ہی کرے۔ اگر سلسلہ کی طرف سے کسی کے بچہ کو سزا ملے تو بچہ کی محبت غالب آجاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میں تو کسی کو شریک نہیں بناتا خواہ ماں ہو یا باپ، بیوی ہو یا اولاد ؎

قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝

تو کہدے میں اپنی ذات میں تمہارے لئے کسی بھلائی یا بُرائی کا ضامن نہیں ہوں۔ یعنی میں اس کا ذمہ وار نہیں ہوں۔ میری طرف سے جو فائدہ یا تکلیف تم کو پہنچتی ہے۔ وہ میری طرف سے نہیں۔ یعنی میں اسکا موجب نہیں۔ بلکہ میں تو ایک ہتھیار ایک آئینہ ایک چھلنی ہوں جس میں سے چھن کر یہ چیز آتی ہے۔ اس لئے وہ اعتراض جو تم مجھ پر کرتے ہو۔ وہ مجھ پر نہیں کرتے۔ بلکہ خدا پر کرتے ہو۔ جو کوئی بُرائی پر شکایت کرتا ہے وہ خدا پر کرتا ہے۔ جو بھلائی پر تعریف کرتا ہے وہ خدا کی تعریف کرتا ہے ؎

قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۝ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝

تو کہدے یہ کہ اگر خدا کی طرف سے کوئی مجھ پر گرفت ہو۔ تو مجھ کو کوئی پناہ دینے والا نہیں۔ وہ ہی مجھے پناہ دینے والا ہے۔ اور میں اپنے لئے خدا کے سوا کوئی پناہ نہیں بنا سکتا۔ وہ ہی بہتر پناہ دینے والا ہے۔ مُلْتَحَدًا گڑھا۔ جائے پناہ ؎

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝

بَلٰغًا۔ پہنچانا۔ حجت کو پیش کرنا۔ بات پوری پہنچا دینا۔ اسکے پیغام کو پہنچانا۔ مگر پہنچا دینا اللہ کی طرف سے اور جو اللہ اور اسکے رسولوں کی نافرمانی کرے اُسکے لئے آگ ہے بھڑکنے والی۔ وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیگا ؎

میں تو خدا کے ہاتھ میں ایک ہتھیار ہوں۔ میں اللہ کی طرف سے ایک حجت کو پیش کر رہا ہوں۔ جو کوئی اللہ اور اُسکے رسُولوں کی نافرمانی کریگا۔ اُسکے لئے جہنم ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیگا۔ یہاں اللہ کے ساتھ رسُول کو بھی شامل کر لیا ہے۔ اور یہ بتایا ہے۔ کہ رسُول کی تابعداری شرک نہیں۔ جیسے رسُول کی تابعداری کی اُسنے اللہ کی متابعت کی۔ کیونکہ رسول خدا کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے۔ پہلے بتایا

گیا ہے۔ کہ رسول اللہ کے تابع ہوتے ہیں۔ نبی کے کام دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک امر تصرف سے اور دوسرا دینی احکام جو وہ دیتے ہیں۔ چکڑالوی ان لوگوں کو کہتے ہیں جو مولوی عبد اللہ ساکن چکڑالہ نے ایک فرقہ بنایا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ قرآن شریف کے سوا کسی چیز کو نہیں مانتے۔ نہ سُنّت کو اور نہ احادیث کو اور اپنے آپکو اہل قرآن بولتے ہیں۔ اُن کے نزدیک انبیاء خلفاء کچھ چیز نہیں۔ ہر ایک مسئلہ الگ بنایا ہے۔ رسول کی بات ماننا وہ شرک سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ قرآن شریف میں جہاں جہاں رسُول کا لفظ آیا ہے۔ اس سے مراد خدا یا قرآن ہے۔ اُن کی نماز ادر طرز کی ہے۔ قرآن شریف میں بتفصیل پانچ نمازوں کا ذکر ہے۔ لیکن یہ نماز جو پڑھتے ہیں۔ وہ اپنی طرف سے مقرر کر لی ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر یہاں رسولوں سے مراد قرآن یا خدا کے معنے بھی لے لئے جائیں۔ تو یہ اعتراض ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور ہیں اور رسول کے اور۔ اس لئے ماننا پڑیگا کہ رسُول کی بات اللہ تعالیٰ کی بات سے فرق رکھتی ہے۔ یعنی رسول کی بات جو انہوں نے بیان کی ہوگی وہ علیحدہ ہوگی۔ حالانکہ اس آیت میں اب اللہ تعالیٰ اور رسول کی نافرمانی کو الگ کر کے فرماتا ہے مگر نتیجہ ایک بتاتا ہے۔

وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وَحْيٌ یوحیٰ۔

(یعنی ہمارا نبی اپنی طرف سے کوئی بات بنا کر نہیں کہتا۔ جو وہ کہتا ہے۔ وہ میری طرف سے اس کو وحی ہوتی ہے) پس یہاں سے استدلال ہوتا ہے۔ کہ قرآن کے سوا اور وجود بھی ہیں۔ اور وہ وجود رسول ہی ہیں۔ اور انکی بات ماننا ہمارا فرض ہے۔ کیونکہ ان کی باتیں خدا کی باتیں ہوتی ہیں ؛

حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ عَدَدًا ؕ یہانتک کہ جب وہ دیکھینگے۔ جس چیز کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے، تو وہ ضرور جان لیں گے۔ کہ کون زیادہ کمزور ہے مددگار کے لحاظ سے۔ اور کون تھوڑے ہیں ؛

قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۙ تو کہدے میں نہیں جانتا آیا کہ وہ قریب ہے جسکا کہ تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ یا پھر اسکے لئے خدا تعالیٰ کوئی میعاد مقرر کر دیگا۔ یہ جواب ہے اُن لوگوں کا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ پیشگوئی کا وقت نہیں بتایا گیا۔ دیکھو یہاں خدا خود فرما رہا ہے اپنے نبی سے کہ کہہ دو مجھے کچھ پتہ نہیں۔ پیشگوئیوں کو واضح نہ کرنے میں بڑی حکمت ہوتی ہے۔ یعنی وہ اپنے غیب پر کسی کو غالب نہیں کرتا سوائے نبیوں کے اظہار علی الغیب پورے طور پر نبیوں کے ذریعہ سے ہی ہوتا ہے۔ انبیاء ہونیکے لئے یہ شرط ہے۔ دوسرے اولیاء کے لئے یہ نہیں۔ کثرت سے اُمور غیبیہ رسُولوں کو ہی معلوم ہوتے ہیں ؛

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۙ یعنی اس کو جس کو اس نے پسند کر لیا ہو۔ یعنی رسول پھر وہ رسُول کی حفاظت کے لئے آگے اور پیچھے فرشتے

مقرر کر دیتا ہے۔ اس لئے کہ وہ فرشتے یہ ظاہر کریں۔ کہ اُن لوگوں کو رسولوں نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ اور انہوں نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے۔ رسول کا کام پہنچانا ہوتا ہے۔ آگے ماننا یا نہ ماننا یہ ان لوگوں کے اختیار میں ہوتا ہے۔ خوش نصیب ہے وہ جو مان لے ؛

یَسْلُکُ۔ کے لفظی معنے چلانے کے ہیں۔ وہ چلاتا ہے۔ بَیْنِ یَدَیْہِ۔ آگے۔ خَلْفِہٖ۔ پیچھے۔ یعنی اُس نے مقرر کیا ہوا ہے ؛

لِیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّہِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَیْہِمْ وَاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا۔

جو کام بھی وہ کریں خدا تعالیٰ اُن کے سب کاموں کو محفوظ کر لیتا ہے۔ ہر ایک چیز کی گنتی کو وہ محفوظ کر لیتا ہے۔ نہ نبیوں کی کوشش رائیگاں جاتی ہے۔ اور نہ مخالفوں کی مخالفت بھلائی جاتی ہے۔ مخالفوں کو اُن کی شرارتوں کا بدلہ ضرور ملیگا اور ضرور ملیگا۔ وہ نادان ہیں سمجھتے نہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

"قرض ہے واپس ملیگا تجھ کو یہ سارا اُدھار"

(زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ قادیان)

خواتین جماعت احمدیہ سے درخواست،

مصباح کا پرچہ اپنی لکھی پڑھی رشتہ داروں اور سہیلیوں کو دکھا کر خریداری کی ترغیب دیں۔

قرآن مجید کا درس باقاعدہ ہر پرچے میں دیا جا رہا ہے۔ اِس سے فائدہ اُٹھائیں ؛

شذرات و اقتباسات

لطائف عجیبہ

جب سابق شاہ افغانستان امان اللہ خان غازی اور ان کی ملکہ ثریا انگلستان تشریف لے گئے۔ اور وہاں آنجہانی ملک معظم جارج پنجم اور ملکہ میری سے ملاقات ہوئی۔ تو ایک طرف ایک شریعت پرست مسلمان قوم کا بادشاہ اعلےٰ درجہ کے مغربی لباس میں ڈاڑھی منڈا ہوا کھڑا تھا۔ اور اسکے ساتھ اس کی خوبصورت ملکہ انگریزی گون پہنے آدھا سینہ اور پوری باہیں عریاں کئے ہوئے بال ترشوائے۔ پاؤڈر لگائے۔ اور اونچی ایڑی کی گرگابی پہنے موجود تھی ؛

دوسری طرف عیسائی بادشاہ اپنے ملک کا لباس پہنے۔ منہ پر ڈاڑھی۔ متانت و وقار کی تصویر بنا ہوا۔ اور اسکے ساتھ اسکی ملکہ سر سے پاؤں تک انتہا درجے کا پردہ دار لباس پہنے کھڑی تھی۔ جس سے چہرے کے سوا اسکے جسم کا کوئی حصہ اور سر کا بال بھی عریاں نظر نہ آتا تھا۔ ملکہ میری نے ملکہ ثریا سے ایک نہایت معنی خیز جملہ کہا۔ "واہ واہ مغربی لباس اور مغربی فیشن تم پر کیسا زیب دیتا ہے۔ کاش میں بھی تمہاری تقلید کر سکتی"۔ سنا ہے کہ ملکہ ثریا یہ فقرہ سنکر سن ہو گئیں۔ کہ کاٹو تو بدن میں خون نہیں ؛

(۲) آٹھ اپریل کو دہلی کے تال کٹورہ باغ میں کونسل آف سٹیٹ کے ممبروں کی طرف سے وائسرائے

اور وائسرائن کے اعزاز میں ایک پارٹی تھی۔ جس میں مغربی خواتین کی طرح بہت سی ہندوستانی "میمیں" بھی مدعو تھیں۔ جن میں سے بعض نے پاؤڈر اور سرخی اور لپ سٹک کی کارفرمائی سے اپنے لب و رخسار کو لعلیں نہیں بلکہ آتشیں بنا رکھا تھا۔ گویا انتہائی کوشش کر رکھی تھی۔ کہ صورت و شکل کے اعتبار سے یورپین لیڈیوں سے بھی سبقت لے جائیں؛

لیڈی ولنگڈن پرانی گنہگار! دیکھ کر ضبط نہ کرسکیں۔ بے اختیار بول اُٹھیں "پاؤڈر اور لپ سٹک وغیرہ سامان آرائش کا حد سے زیادہ استعمال میرے نزدیک کوئی پسندیدہ عادت نہیں" یہ سنکر خود آرا تیتریوں پر گھڑوں پانی پڑ گیا۔ کیونکہ جس سے داد ملنے کی توقع تھی اُسی نے یہ بیدادگی۔ لیکن نیک بختوں کو اِس سے عبرت نہیں ہوئی۔ بلکہ یہ الگ جاکر لیڈی ولنگڈن کے اس فقرے پر مخالفانہ چہ میگوئیاں کرنے لگیں؛

سچ تو یہ ہے۔ کہ ہندوستانی عورتوں کا معاملہ روز بروز لا علاج ہو رہا ہے؛

(انقلاب۔ مرسلہ فاطمہ خاتون دار الرحمت)

پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنیکے دن۔

وہی احسان جس نے مندرجہ عنوان الہام آلہی پر ہنسی اُڑائی تھی ۱۶۔ اپریل کو لکھتا ہے:۔

"بہار و کوئٹہ کے زلازل اور ایبٹ آباد و پشاور کی آتشزدگی کے بعد قہر خداوندی کی تیسری صورت اوائل ماہ اپریل کی ژالہ باری تھی جس نے سرگودھا اور کرڑانہ کے علاقہ میں فصلوں کو تباہ کر دیا ہے۔ پانچ اور چھ اپریل کی درمیانی شب اس علاقہ میں طوفان باد و باراں اور کثرت ژالہ باری سے ایک قیامت برپا رہی۔ اور ہمارے مراسلہ نگار کے چشم دید حالات کے مطابق فصلوں کا اس طرح صفایا ہو گیا۔ کہ گویا انہیں درانتیوں سے کاٹ دیا گیا ہے۔

سرگودھا ڈویژن میں تقریباً بیس ہزار بیگھے اور کرڑانہ ڈویژن میں تقریباً چالیس ہزار بیگھے فصلیں نیست و نابود ہو گئیں۔ اور غریب کسانوں کی چھ ماہ کی محنت ایک ہی رات کے اندر خاک میں مل گئی۔ اب نہ اُن کے پاس کھانے کے لئے اناج ہے نہ ان کے مویشیوں کے لئے چارہ۔ ہزار ہا خاندان گرسنگی کی جانکاہ مصیبت میں مبتلا ہیں؛

شادی کی پابندی

آریہ گولڈن جوبلی کے موقعہ پر لالہ چمن لال نے ریزولیوشن پیش کیا۔ جسکا مدعا یہ تھا۔ کہ اگر کوئی رنڈوہ ہو تو اس کی شادی بدھوا کے ساتھ ہو۔ اور ۴۵ سال سے زیادہ کی عمر سے زیادہ کے رنڈوے اور ۴۰ سال سے زیادہ عمر کی ودھوا کی شادی کو قابل مذمت قرار دیا جائے اور کوئی رنڈوا کسی کنواری لڑکی کے ساتھ اگر شادی کرے۔ تو اسے بھی غیر پسندیدہ قرار دیا جائے؛

شریمتی لکشمی دیوی نے کہا۔ جہانتک ممکن ہو کوئی کنواری رنڈوے سے شادی نہ کرے؛

پنڈت ٹھاکر دت نے کہا۔ کہ یہ پابندی بھی لگا دی جائے۔ کہ کوئی ودھوا کسی کنوارے سے شادی نہ کرے؛

لالہ تارا چند جی نے کہا۔ کہ یہ آریہ سمیلن ہے یا ایک تماشہ ہے۔ ہمارے شاستر موجود ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ یہ نیا شیڈول تیار کیا جارہا ہے۔ جو ہمارے شاستروں کے سراسر خلاف ہے۔ اس لئے میں اس ریزولیوشن کی مخالفت کرتا ہوں ؛

خوراک پوشاک کے متعلق

(ب) شریمتی دھرم دیوی نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔ پنجاب کے سکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والی بہنیں سج دھج کر پڑھنے جاتی ہیں۔ یہ سمیلن ان ودیارتھی بہنوں سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ سادگی کے ساتھ پڑھنے سماجوں میں جایا کریں ؛

شریمتی نرائن دیوی نے تائید میں کہا۔ کہ کپڑا ہماری شرم اور لجیا ڈھکنے کے لئے ہے۔ لیکن جو کپڑا آپ کی شرم نہیں ڈھکتا۔ وہ کس کام کا۔ مرحوم بادشاہ کی سلور جوبلی پر منٹو پارک میں کئی طرح کی گھٹنائیں دیکھنے میں آئیں۔ غنڈوں نے عورتوں کو تنگ کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ عورتیں باہر جاتی ہیں تو پتلے اور بے حیائی کے کپڑے پہن کر۔ اس کا دوش ان کی ماتاؤں پر ہے جو کپڑے خرید کر دیتی ہیں ؛

جب سے استریاں مانس اور انڈے کھانے لگی ہیں۔ تب سے گھروں میں مانس اور انڈے آنے لگے ہیں۔ یہ سمیلن مانس اور انڈے کھانیوالی بہنوں اور ماتاؤں سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ آشرمی بھوجنوں کو چھوڑ کر ساتوک بھوجن کیا کریں" ؛

مصباح :- یہ دونوں نوٹ یہ دکھانے کے لئے نقل کئے گئے ہیں۔ کہ غیر مسلم اپنے اپنے مذاہب کے نقص کیوجہ سے زمانے کے ہاتھوں مجبور ہو کر کیسی کیسی مشکلات میں گرفتار ہیں ؛

بندر کی شادی

سورت میں یکم اپریل کو وہاں کی ایک مشہور شخصیت بابا جی نے اپنے ایک پالتو بندر جس کا نام وٹھل کنور تھا۔ ایک بندریا سے کہ جس کا نام سُندری تھا شادی کی۔ برات کا جلوس بڑی دھوم دھام سے نکالا گیا۔ جلوس میں نقار خانہ، نشان موٹریں، بینڈ باجہ اور بہت سے افراد شریک تھے۔ دولھا (بندر) گھوڑے پر سوار تھے۔ دلھن موٹر میں بٹھائی گئی تھیں۔ دونوں کو زرق برق لباس پہنایا گیا تھا۔ شہر میں اس عجیب وغریب شادی نے کافی دلچسپی پیدا کر دی ہے ؛

ہندوستان کے سوا اگر کسی اور ملک سے اس قسم کی خبر آتی تو وہ "اپریل فول" سمجھی جاتی لیکن ہندوستان میں "ہنومان جی" کی جو کچھ بھی عزت کی جائے۔ وہ بجا اور صحیح ہے ؛

جہیز کی رسم

کلکتہ میں ایک شخص رہتا ہے جسکا بھائی کسی زمانہ میں کلکتہ ہائیکورٹ کا جج تھا۔ وہ خود بھی سرکاری نوکر تھا۔ اور اب اُسے تھوڑی سی پنشن ملتی ہے۔ چونکہ خاندان کے اعزاز کیوجہ سے اس کا نام بڑا ہے۔ اس لئے اُسے عزت وآبرو سے زندگی بسر کرنے میں بڑی تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔ چند ماہ ہوئے اس کا اکلوتا بیٹا شادی ہی کے فکر میں ایک لڑکی کے ساتھ ڈوب کر مر گیا۔ اُسے اور

اُس کی چار بیٹیوں کو بڑا غم ہوا۔ اس کی بڑی بیٹی ۲۴ سالہ ہے۔ اس کی شادی دو سال سے درپیش ہے۔ لیکن اول تو بر ملتا نہیں اور جو ملتا ہے تو بنگالہ کی رسم کے مطابق جہیز بہت مانگتا ہے۔ ڈیڑھ ہزار کے نقد اور زیورات کے مطالبہ نے بڈھے کی کمر توڑ دی۔ اس کے علاوہ اسکے تین بیٹیاں ۲۱-۱۹- اور ۱۷ سال ہیں۔ ان بیٹیوں کو باپ کے فکر اور خلجان سے بڑا رنج ہوا۔ اور ایک روز چاروں نے مشورہ کیا۔ کہ باپ کی مصیبتوں کا علاج یہ ہے۔ کہ ہم چاروں مر جائیں۔ چنانچہ ایک شب کو ایک نے افیون منگائی جو چاروں نے برابر برابر بانٹ کر کانچ کے گلاسوں میں گھولی اور پی کے وہ سب سو رہیں۔ صبح کو جب حسب معمول وہ ماں کے پاس حاضر نہ ہوئیں تو ماں اُن کے کمرہ میں گئی۔ تو چاروں کو بیہوش پایا۔ ڈاکٹر کے آتے آتے تین تو مر گئیں۔ بڑی ۲۴ سالہ لڑکی علاج سے بچ گئی۔ اسپر خودکشی کا مقدمہ ہوا۔ عدالت میں لڑکی نے اور اس کے باپ نے ان دردانگیز حالات کا انکشاف کیا۔ عدالت نے لڑکی کو صرف تنبیہ کر کے چھوڑ دیا۔

تسخیر شوہر کا راز

میں تم کو گھر کی راحت و آرام کا ایک بہت بڑا راز بتاتی ہوں جو کہ فرانسیسی عورتیں ہر وقت مدنظر رکھتی ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ کسی حالت میں اور کسی وقت بھی اپنے شوہروں سے بحث اور مباحثہ مت کرو۔ ہمیشہ اپنے شوہروں کی رائے سے متفق رہو۔ اگرچہ دل میں اُس کو نہ مانو۔ رفتہ رفتہ تم اُن کو اپنا ہم خیال بنا سکتی ہو۔ اور وہ آخر میں وہی کریں گے جو تم چاہو گی۔ مگر کھلم کھلا کبھی ہار نہیں ماننا چاہئیے۔ تم کو چاہیئے کہ ذرا حکمت عملی کا ذرا ہوشیاری کا استعمال کرو۔ یہ بات میں نے اپنے تیسرے شوہر سے سیکھی۔ مرد بحث و مباحثہ سے نفرت کرتے ہیں۔ اور وہ عورت جو ایسا کرتی ہے بڑی تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔ یہ بات میرے تیسرے شوہر ہی نے مجھکو سکھائی۔ کہ عورت کے لئے صبر و بردباری اور اپنے جذبات پر قدرت کتنی عجیب و غریب چیز ہے۔ جبتک وہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھتی ہے وہ ہر موقع و محل پر حاکم ہے۔ مگر جونہی اُس نے بحث شروع کی اور اپنا مزاج بگاڑا تو وہ بالکل مغلوب ہو گئی۔ آنسو عورت کے نہایت ہی خطرناک ہتھیار ہیں۔ وہ صرف اُسکی خوبصورتی کا ستیاناس نہیں کرتے بلکہ اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ اب وہ بالکل مقابلہ نہیں کر سکتی۔

بیوی کا فرض

ہر حالت میں یہ بیوی کا کام ہے کہ گھر میں خوش مزگی پیدا کرے اور بیوی ہی کا فرض ہے۔ کہ گھر میں ایک ایسا طلسمی محیط پیدا کرے۔ جہاں کہ مرد دنیا کی حقیقتوں سے تنگ ہو کر اور ان سے بھاگ کر پناہ لے اور دوبارہ کمر ہمت باندھنے کی تیاریاں کرے۔ یہی وہ چیز ہے جس کیلئے مرد بھوکے ہوتے ہیں۔ اور جس کی اُن کو شادی میں تلاش ہوتی ہے۔ اور جو اُن کو شاذ و نادر ہی شادی میں ملتی ہے۔ میں نے کہا کہ یہ تو ایک خیالی اور بناوٹی دنیا ہوتی۔ تو اُسنے کہا ہاں ہاں اسی خیالی بناوٹی دنیا کی اُنکو تلاش ہے۔ جہاں وہ دن بھر کی تھکن اور پریشانیوں کو بھول سکیں۔ جہاں وہ تھوڑی دیر کے لئے یہ بھی بھول جائیں کہ اُن کو روٹی کمانی ہے۔ مردوں کو ایسے وقتوں کی بھوک اور پیاس

ہوتی ہے۔جہاں وہ ذرا خیالی، افسانوی اور ناقابل عمل جذبات کو محسوس کر سکیں جہاں وہ یہ بھول جائیں کہ وہ دُنیا میں ہیں۔اور سمجھنے لگیں کہ پرستان یا جنّت میں ہیں۔ یہ بڑی ہی افسوسناک بات ہے اگر بیوی یہ بھول جائے۔کہ اُس کا بڑا فرض یہی ہے کہ وہ ایسا محیط اور ایسی فضا پیدا کرے۔ تاکہ اُس کا شوہر اپنی معمولی خودی کو بھول جائے ؛ (عصمت)

سَو سال کے بعد سُورج گرہن

پونا ۳۰۔مارچ منجمین اور ماہرین اجرام فلکیہ نے اعلان کیا ہے۔کہ امسال ۱۹ رجون کو کامل خسوف ہوگا۔اور مشرقی دنیا کے اکثر حصوں میں قرص خورشید کلیتہً سیاہ ہو جائیگی۔اس سے پیشتر ایک سَو سال کا عرصہ ہؤا ہے۔کہ دنیا نے ۱۸۳۶ء میں کامل خسوف کا نظارہ دیکھا تھا۔انگلستان میں جزوی طور پر ہوگا۔لیکن یونان اور اناطولیہ سے اس کی سیاہی ترقی پذیر ہوکر جاپان میں کامل خسوف کا نظارہ دکھائی دے گا۔لیکن ہندوستان کے کسی حصہ میں دکھائی نہیں دیگا۔اسلئے تجویز کی گئی ہے۔کہ کوڈائی کنال رصدگاہ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر رائنڈر اس نظارہ کی علمی تحقیقات کیلئے معائنہ کرنے کی غرض سے ایک مہم کے ساتھ جاپان جانیوالے ہیں۔اوران کے ساتھ مشنری کالج نگیرکول کے مسٹر مارسڈن سائنس ٹیچر بھی اپنے طور پر جانے والے ہیں ؛

مارگزیدہ کا علاج

جس جگہ سانپ کاٹے وہاں بند لگانے کے بعد تیز چاقو یا نشتر سے زخم کا منہ کسی قدر کشادہ کردیں۔ اسکے بعد پھلانوہ کی ٹوپی اُتار کر اُسے گرم کر کے پھلانوہ کا تیل زخم پر ٹپکائیں۔ یہ بہت ہی مجرب نسخہ ہے۔اور مجھے ایک بزرگ سے کوشش کے بعد دستیاب ہؤا ہے۔اس کے مؤثر ہونے کا اندازہ اس طرح کیا جاسکتا ہے۔کہ اگر زہر اوپر چڑھ گیا ہو۔تو مریض کو خود نیچے اُترتا معلوم ہوگا ؛

(۲) دوسرا طریقہ یہ ہے۔کہ جب کسی شخص کو سانپ کاٹے تو اُسے فوراً چار ماشہ پھٹکری پیس کر پانی کے ساتھ پلادیں۔ یہ خیال چاہیئے۔کہ ایک جوان آدمی کے لئے پھٹکری کی خوراک چار ماشہ ہے ؛

(۳) ایک ایک گھنٹہ کے بعد مریض کو ڈیڑھ تولہ ریٹھے کا سفوف پانی میں گھول کر پلاتے رہیں۔جب مریض کے منہ کا ذائقہ درست ہو جائے۔اور وہ ریٹھے کی تلخی محسوس کرنے لگے۔تو پلانا بند کردیں ؛

(۴) تمباکو کے پتے پانی یا گائے کے دودھ میں پیسکر پلانے سے قَے ہوتی ہے۔اور زہر کا اثر کم ہوجاتا ہے؛

(۵) طبّی امداد کے حصول سے پیشتر اس طریقہ پر بھی عمل کرنا مفید ہوتا ہے۔

آک کی جڑھ ۲ دو تولہ

سیاہ مرچ ۱۴ دانے

ان دونوں چیزوں کو رگڑ کر تین چار مرتبہ پلائیں۔ زہر کا اثر زائل ہوگا۔اور مریض کو بہت سکون حاصل ہوگا ؛

(۶) گائے کا گھی اور گائے کا دودھ گرم کرکے ساتھ پلانے سے بھی مریض کو قے ہوتی ہے۔اور زہر خارج ہوتا ہے۔اگر کسی قے آور دوا سے مریض کو قے زیادہ آئے۔اور اُسے روکنا مقصود ہو۔تو دو تولہ گرم پانی میں ایک ماشہ سنگ یہود رگڑ کر پندرہ پندرہ منٹ کے بعد پلائیں۔قے رُک جائیگی ؛

عجائبات

وسط افریقہ میں حبشیوں کی ایک نسل چیونٹیاں پکا کر کھاتی ہے۔ دریائے ایمیزن (جنوبی امریکہ) کے کنارے ایک قوم بستی ہے۔ جسکا مرغوب ترین کھانا سیاہ رنگ کی کیچڑ ہے۔ بارش میں لوگ چوہیاں بھون بھون کر بڑے مزے سے کھاتے ہیں۔ ایشیاء کے شمال مشرقی حصہ میں ٹڈی کی ٹانگیں بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ چین میں لوگ چار چار سال تک انڈے محفوظ رکھنے کے بعد استعمال کرتے ہیں۔ جس قدر پرانا انڈا ہو اُسی قدر زیادہ قیمت پاتا ہے۔ ضیافتوں پر سیاہ بلی کے گوشت کی قاب بہترین کھانا سمجھا جاتا ہے۔ سب سے لذیذ اور مرغوب ترین غذا سفید چوہوں کی چھوٹی نسل ہے۔ نوزائیدہ چوہوں کو پکڑ کر مار دیا جاتا ہے۔ بھوننے اور پکانے کے بغیر دم سے پکڑ کر سرکہ اور مسالہ میں ڈبو کر بڑے مزے سے منہ میں رکھ کر چٹکارے لے لے کر کھاتے جاتے ہیں۔

حال ہی میں دو سیاحوں نے جو ریاستہائے متحدہ امریکہ کی فضائی فوج سے تعلق رکھتے ہیں۔ غبارہ میں بیٹھکر چوہتر ہزار (۷۴۰۰۰) فٹ کی بلندی تک پرواز کی۔

سیلیا (جرمنی) کا ایک گاؤں نیشکوف دنیا میں واحد گاؤں ہے۔ جس میں سارا فائر بریگیڈ عورتوں پر مشتمل ہے چونکہ اس گاؤں کے آدمیوں کو کبھی بھی فائر بریگیڈ بنانیکا خیال نہ آیا تھا۔ اس لئے گاؤں کی عورتوں نے یہ کام خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ چنانچہ فائر بریگیڈ میں صرف عورتیں ہی عورتیں ہیں۔

یوگوسلاویہ کے ایک آدمی کی بیوی بہت خوبصورت تھی۔ اُسنے اس خدشہ سے کہیں میری بیوی پر کوئی آدمی بد ارادہ نہ ہو جائے۔ بیوی کا سر اور بھنویں مونڈ الی ہیں اور اُسے بناؤ سنگھار سے منع کر دیا۔ اسکے خلاف بیوی نے دعوےٰ کر دیا۔ چنانچہ عدالت نے اُسے چار ماہ قید اور ۳ پونڈ جرمانہ کی سزا دی۔ (اسلامی پردہ سے واقف ہوتا تو یہ حشر نہ ہوتا)

مہاراجہ پٹیالہ کے لباس اور زیورات میں جسقدر جواہرات لگے ہوئے ہیں۔ ان کی قیمت ساٹھ لاکھ پونڈ ہے۔

مغربی لوگ تیرہ کے عدد کو منحوس سمجھتے ہیں لیکن چند آدمیوں نے اس وہم کے خلاف جہاد کے طور پر ایک کلب قائم کی ہے۔ جس میں تیرہ ارکان ہیں۔ انمیں ڈنر کے لئے تیرہ میزیں رکھی ہیں۔ اور ہر ڈنر تیرہ تاریخ والے جمعہ کو دیا جاتا ہے۔ اس کلب کے قیام کو تیرہ سال گذر گئے ہیں۔ اسکے ارکان نہ صرف ۱۳ عدد کا مضحکہ اڑاتے ہیں۔ بلکہ اور توہمات کے خلاف بھی مصروفِ جہاد رہتے ہیں۔

پروفیسر۔ ایچ۔ این۔ رسل نے جو ایک مشہور منجم ہو

تحقیق کے بعد معلوم کیا ہے۔ کہ زمین کی عمر دو ارب سال ہے۔ آج سے اڑھائی سو سال پہلے کیمبرج یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر لائٹ فٹ نے یہ دعویٰ کیا تھا۔ کہ دنیا کی عمر صرف ۶ ہزار سال ہے۔ اور آپنے حضرت آدمؑ کی ولادت کی تاریخ ۲۳ اکتوبر ۴۰۰۴ قبل از مسیح معلوم کی تھی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ آج سے اڑھائی سو سال بعد یہ سائنسدان لوگ دنیا کو کیا سے کیا بتائیں گے۔

حال میں انگلستان میں ایک دیہاتی قبرستان کی ایک قبر پر حسب ذیل کتبہ کندہ پایا گیا:۔

"ڈاکٹروں کی غلطی کا نتیجہ"

ایک کتبہ اس سے بھی زیادہ دلچسپ دیکھا گیا۔ یہ کتبہ فرانس میں ایک قبر پر تھا۔ جس پر ایک دیا ہر وقت روشن رکھا جاتا تھا۔ کتبہ حسب ذیل تھا:۔

"یہ ہے اس شخص کی قبر جس نے ہمیشہ روشن رہنے والا لیمپ ایجاد کیا۔ اس لیمپ میں ایک گھنٹہ میں صرف ایک سنٹم کا تیل جلتا ہے۔ یہ لیمپ تمام دنیا میں مل سکتے ہیں۔ شہر میں ہر دوکان پر پوچھنے سے مل سکتے ہیں"۔ (یعنی اشتہار)

حال ہی میں امریکہ کے ایک اخبار میں اعلان کیا گیا۔ کہ جو شخص کوئی ایسی ایجاد کا نام بتا سکیگا۔ جس سے ایک دیوار کے آر پار دیکھا جا سکتا ہو۔ اُسے ایک سو ڈالر انعام دیا جائیگا۔ کئی لوگ مدتوں سر مارتے رہے لیکن کوئی تدبیر دکھائی نہ دی۔ آخر معمہ شائع کرنیوالے کو خود اُس کا حل شائع کرنا پڑا۔ جو صرف لفظ "دریچہ" تھا۔

مختلف واقعات

لاہور ۱۳ اپریل۔ مزنگ سے ایک سنسنی خیز اطلاع ملی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کل بعد دوپہر ایک عورت اپنے ایک سالہ بچہ کو لئے اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھی۔ کہ اتنے میں تین نوجوان اندر داخل ہوئے اور کچھ کہے بغیر بچہ کو اس کی ماں سے چھین کر بھاگ گئے۔ عورت کا خاوند گھر میں موجود نہیں تھا۔ پولیس کو اطلاع دیدی گئی ہے۔

پرتاپ کے یکم اپریل کے پرچہ میں گوجرہ منڈی کے گورایا رام کے ۹ سالہ لڑکے کے بیان پر ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ ایک پٹھان اُسے اور اُس کی چھوٹی بہن کو سوئی ہوئی حالت میں اُٹھا کر اور بوریوں میں بند کر کے اغوا کر لایا۔ دو ماہ ہوئے۔ کہ یہی لڑکا جموں میں بھی آیا تھا۔ اور اس نے دو مقامی دھرمسالہ اور آریہ سماج وغیرہ میں اپنی دردناک اور سنسنی خیز داستان ظاہر کر کے اپنے آپکو اسطرح مصیبت زدہ بتایا تھا۔ لیکن جب معاملہ کی پڑتال کی گئی۔ تو لڑکا خود ہی اقبالی ہو گیا۔ کہ اُس کی یہ سب داستان فرضی ہے۔ دراصل معاملہ یہ ہے۔ کہ یہ لڑکا آوارہ گرد ہو گیا ہے۔ اور کئی ایک جگہوں میں پھرتے رہنے سے بڑا چالاک اور دھوکا باز بن گیا ہے۔

(پٹنہ۔ ۱۳ اپریل) مظفر پور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آج صبح دو بجے مظفر پور اور ترکی کے درمیان

ایک نوجوان عورت نے جس کی گود میں بچہ تھا۔ اپنے آپکو چلتی گاڑی کے آگے پھینک کر خودکشی کرلی۔ ڈرائیور نے گاڑی کھڑی کرنے کی ناکام کوشش کی۔ اس کی نعش کے کئی ٹکڑے اُڑ گئے۔ جب پہیوں میں سے عورت کے ٹکڑے اکٹھے کئے جا رہے تھے۔ تو ایک بچّے کے رونے کی آواز آئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بچے کو کسی قسم کی ضرب نہیں آئی ہے۔ اور وہ گاڑی کے نیچے بالکل محفوظ پڑا ہے۔ (جس کو راکھے سائیاں اُسکو مارے کون)

سٹاک ہالم (بذریعہ ڈاک) سویڈن کے ایک ہوائی جہاز میں بچہ پیدا ہوا ہے۔ اس کی ماں کو ٹرنی سے جو سویڈن فن لینڈ کی سرحد پر واقع ہے۔ ہسپتال میں لایا جا رہا تھا۔ کہ رستہ میں بچہ پیدا ہوگیا۔ جہاز کے اسسٹنٹ پائیلاٹ نے طبی امداد بہم پہنچائی۔ بعد میں ماں اور بچے کو ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ بچے کی جائے پیدائش کا فیصلہ کرنیکے لئے عدالت کی توجہ دلائی جائیگی ؛

(قاہرہ ۱۳ اپریل) میڈم نوروبابی نے جس نے حج کی رسومات کی فلم لی تھی۔ ایک ملاقات کے دوران میں جب اسسے پوچھا گیا۔ کہ حجاز کے حاکموں کے اتنے سخت احکام کے باوجود یہ فلم اُسنے کس طرح تیار کی۔ تو اُسنے بتایا۔ کہ اس فلم کو تیار کرنے میں مجھے بارہ سال لگے۔ حجاز گورنمنٹ کے افسر خفیہ طور پر میری امداد کرتے رہے۔ اور خود بادشاہ ابن سعود کو کچھ پتہ نہیں تھا۔ اس فلم میں ۳۸۲۴ مناظر ہیں۔ اور فلم ۴۳۰۰ میٹر لمبی ہے۔ اور اسپر میرے ۱۷۰۰ پونڈ خرچ آئے ہیں۔ ابن سعود کو اسبات کا صرف اِس سال ہی پتہ لگا ہے کہ میرے پاس ایک کیمرہ ہے۔ اسپر اُسنے کیمرہ اور فوٹوگرافی کے دیگر سامان کو ضبط کرنے کا حکم دیا۔ مگر مَیں نے شاہی افسران کی مدد سے یہ فلم شاہی محل میں حفاظت سے رکھنے کیلئے بھیج دی۔ اس فلم میں جدہ سے لیکر مکہ۔ مدینہ۔ عرفات اور مِنیٰ کے متعلق حاجیوں کے تمام حالات..... اور پھر جدہ تک بلکہ گھروں کو واپسی کا پُورا پُورا نقشہ دیا گیا ہے۔ اسکے علاوہ شاہ ابن سعود پر گذشتہ سال جو حملہ کیا گیا تھا۔ اس کا بھی فوٹو لیا گیا ہے ؛

امریکہ کی ایک کمپنی مجھے ۲۵۰۰۰ پونڈ اس کی قیمت دینے کو تیار تھی۔ مگر مَیں نے یہ قیمت لینے سے انکار کر دیا ہے ؛

دھرمسالہ۔ ۱۳۔ اپریل مسمات نوئی سکنہ بیڑو تھانہ ہری پور کا خاوند مسمی خزانو اپنے گھر سے لاپتہ ہوگیا تھا۔ عرصہ قریباً نو سال کے بعد ایک ہو بہو اُسی شکل کا ایک سادھو اس گاؤں میں وارد ہوا۔ گاؤں والوں نے اُسے خزانو ہی تصور کیا۔ عند الدریافت سادھو مذکور بھی اپنے آپکو خزانو ہی بتلانے لگا۔ چنانچہ اُس عورت کا مالک بن بیٹھا۔ چند ماہ اسی طرح گذر جانے پر اس خزانو کا بھائی جو کہ اضلاع زیرین پنجاب میں ملازم تھا۔ اپنے گھر واپس پہنچا۔ اور جملہ ماجرا کو بغور سُنا اور دیکھا تو اُسنے اس سادھو کے اس دھوکے کو بھانپ لیا۔ اور اس کو بہ امداد نمبردار۔ ذیلدار حلقہ حوالہ پولیس تھانہ

ہری پور کر دیا۔ آخرش پولیس نے اس سادھو کا سُراغ لگا لیا۔ اور وہ ضلع دہلی کا باشندہ پایا گیا جس پر پولیس نے اس کا چالان زیر دفعہ تعز. برات ہند کر دیا۔ اور بعدالت مجسٹریٹ صاحب بہادر کانگڑہ ملزم کو چار سال قید کی سزا ہو گئی ہے ۔

لائلپور ۱۴۔ اپریل۔ چک ۳۶۳ علاقہ تھانہ یا ہلک۔ گاؤں کا ایک معصوم بچہ بخشا معمولی سا زیور پہنے ہوئے تھا۔ ملزم زیور کے لالچ میں بچے کو جنگل میں لے گیا۔ اور زیور اُتار کر بچے کو ہلاک کر کے اس کی لاش چھپا دی۔ اِطلاع ملنے پر پولیس نے لاش برآمد کر کے ملزم کو گرفتار کر لیا۔ اور اس کا عدالت میں چالان کر دیا ۔

گذشتہ ماہ اس علاقہ میں زبردست بارش ہوتی رہی۔ مگر اس دفعہ جو ژالہ باری سرگودھا کے علاقہ میں ہو رہی ہے۔ اسکے متعلق مزید اطلاع موصول ہُوئی ہے۔ کہ ژالہ باری بھوال سے لیکر دریائے چناب تک زبردست ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اسقدر زبردست ژالہ باری کبھی نہ ہوئی تھی۔ اور نہ ہی سُنی ہے۔ اس سے ہرے ہرے کھیت بے نشان ہو گئے ہیں۔ جیسا کہ ان کھیتوں میں کسی نے فصل بوئی ہی نہیں ہے۔ بہت سے مویشی باہر کھیتوں میں بیہوش پائے گئے ہیں۔ اور کئی مویشی مر بھی گئے ہیں۔ اب اس علاقہ میں قحط کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ لوگ پریشان ہو رہے ہیں ۔

وزیر آباد۔ ۱۴؍ اپریل۔ دریائے چناب پر میلا بیساکھی کے اشنان کیلئے تقریباً دس ہزار نفوس جمع ہوئے مقامی مہابیروں نے عورتوں کے نہانے کیلئے پردہ کا انتظام کیا ہُوا تھا۔ مگر سخت افسوس سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ گجرات کی مستورات نے تمام انتظامات کو تہ و بالا کر کے کارکنان کی سخت دل شکنی کی ۔ (پرتاپ)

مراد آباد۔ ۱۴۔ اپریل۔ سال گذشتہ اپریل کی پہلی تاریخ کو موضع سہیل میں گنگا رام کے مکان پر ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے ڈاکہ ڈالا تھا۔ گھر کی ایک ساٹھ سالہ بوڑھی عورت مسماۃ بدلیا سے نقدی و زیورات کا پتہ پوچھا۔ مگر اُس نے لاعلمی ظاہر کی۔ جس پر ڈاکوؤں نے اُسے سخت اذیت پہنچائی۔ پہلے تو اُسکے کپڑوں کو آگ لگا دی۔ اور وہ بُری طرح جھلس گئی۔ پھر اُسکو چھت کے ساتھ لٹکا دیا۔ اور نیچے سے آگ جلا دی۔ عورت چیختی چلاتی رہی مگر بے رحم ڈاکوؤں کو بالکل رحم نہ آیا۔ بالآخر گاؤں والے اسکی امداد کو پہنچے۔ ڈاکوؤں اور دیہاتیوں میں زبردست لڑائی ہُوئی۔ ایک ڈاکو سخت زخمی ہوا۔ مگر ڈاکو مال غنیمت کے ساتھ اُسے بھی اُٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے۔ لڑائی میں تین دیہاتی مارے گئے۔ پولیس نے بڑی کوشش کے بعد گرفتار کر کے ان کا چالان کیا۔ اور ہائیکورٹ سے دو ڈاکوؤں کو پھانسی کی سزا ہُوئی ۔

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے۔ کہ وہ مصباح کی اشاعت بڑھانے کیلئے پُوری پُوری کوشش فرمائے ۔ (مینجر)

وصیتیں

۴۵۲۰: مسمّاۃ برکت بی بی زوجہ امام بیگ قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۳۱/۱۲/۳۱ ساکن خلجیاں ضلع امرتسر حال قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۵/۳/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری موجودہ جائیداد حق مہر ۲۵۰/- روپیہ مع زیورات جو میرے خاوند کے ذمہ ہے اور کوئی میری جائیداد نہیں ہے۔ میں اس کی وصیت ۱/۱۰ حصہ کی کرتی ہوں اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی جو حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو وہ اس سے مجرا ہوگی۔ لہذا چند حروف بطور سند تحریر کر دیئے ہیں۔

گواہ شد:۔ مرزا محمد حسین چٹھی مسیح محلہ دارالرحمت قادیان۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا برکت بی بی زوجہ ڈاکٹر محمد بخش احمدی۔

گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد بخش خاوند موصیہ قادیان محلہ دارالرحمت۔

گواہ شد:۔ بشیر احمد انیس محلہ دارالرحمت قادیان۔

۳۳۹۱: مسمّاۃ غلام فاطمہ زوجہ حاجی محمد بخش قوم اوجھم عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن ملتان شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۲/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری حسب ذیل جائیداد ہے۔ زیور مبلغ ۱۲۵/- روپے کا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی المرقوم ۲۹/۲/۱۲

گواہ شد:۔ قادر بخش بقلم خود حال وارد قادیان۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا غلام فاطمہ زوجہ حاجی محمد بخش۔

گواہ شد:۔ حاجی محمد بخش حال وارد قادیان۔ نویسندہ:۔ محمد ابراہیم سیکرٹری وصایا ننکانہ صاحب حال وارد قادیان۔

۴۵۱۱: مسمّاۃ حمیدہ بیگم بیوہ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب مرحوم قوم بٹ کشمیری پیشہ استانی سکول عمر تقریباً ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری ملکیت میں کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وقت میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ ۵۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ بد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتی رہونگی۔ میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ، وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ حصہ آمد بلا منہائی پراویڈنٹ فنڈ دیا کروں گی۔ فقط ۹/۳/۳۶

گواہ شد:- ڈاکٹر بشیر محمود پسر موصیہ حال انچارج ڈسپنسری کوٹ نانک ضلع گوجرانوالہ ٭ العبد:- حمیدہ بیگم بقلم خود ٭ گواہ شد: فیضل احمد ولد نواب خاں قوم جٹ باجوہ سکنہ تلونڈی عنایت خان تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ حال محرر ڈسٹرکٹ بورڈ و سیکرٹری وصایا سیالکوٹ بقلم خود ٭

۴۵۱۳: مینکہ بی بی فاطمہ زوجہ مولوی یحیی الدین صاحب قوم قریشی عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن قادری بانڈہ میانجی خیل ڈاکخانہ ٹل تحصیل بانڈہ داؤد شاہ ضلع کوہاٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸-۱۲-۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میرا مہر مبلغ پچاس روپے میرے شوہر مولوی یحیی الدین صاحب کے ذمہ ہے۔ اور میرے شوہر نے مجھے ۴ کنال ۱۱ مرلہ زمین دی ہے جس کی قیمت پچاس روپے ہے۔ تو میں اس وقت سو روپیہ کی مالک ہوں۔

گواہ شد:- خاکسار یحیی الدین زوج موصیہ ساکن میانجی خیل ڈاکخانہ ٹل ضلع کوہاٹ بقلم خود ٭ العبد:- نشان انگوٹھا بی بی فاطمہ ٭ گواہ شد:- محمد حسین ولد یحیی الدین ساکن میانجی خیل ضلع کوہاٹ ٭

۴۵۱۴: مینکہ خدیجہ بیگم زوجہ محمد عبد الغفور خانصاحب تحویلدار فراشخانہ پٹیالہ ساکن سنور ریاست پٹیالہ عمر ۱۸ سال چار ماہ۔ پیدائشی احمدی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ جولائی ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ صرف مبلغ چھ صد روپیہ حق مہر مقرر ہے۔ جس کی میں مالک ہوں۔ اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرکے اقرار کرتی ہوں۔ کہ اپنی مملوکہ مذکورہ حق مہر کی رقم تعدادی مبلغ ۶۰ روپے بحساب ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کردوں گی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ تحریر ۲۵ جولائی ۳۵ء

گواہ شد:- محمد عبد الغفور خاں خاوند موصیہ ٭ العبد:- خدیجہ بیگم ٭ گواہ شد: سید نصیر الدین والد موصیہ ٭ گواہ شد: عبد الغنی خان پنشنر ٭ گواہ شد:- پیر خلیل احمد محرر تعلیم وتربیت۔

۴۵۱۹: مینکہ محبوبہ بیگم بنت صاحبزادہ گل رحمٰن صاحب مرحوم قوم سید عمر ساٹھ سال تاریخ بیعت ۲ مئی ۱۹۲۴ء ساکن خرکی دوآبہ ڈاکخانہ ٹبہ گرام تحصیل چارسدہ ضلع پشاور حال قادیان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ … حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری جائیداد صرف مبلغ ۲۰۰/- نقد ہے۔ میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق

صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور مبلغ ۵۰ نقد داخل کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

گواہ شد:۔ نواب دین مؤذن مسجد محلہ دارالفضل قادیان۔ العبد: نشان انگوٹھا محبوبہ بیگم قادیان۔ گواہ شد:۔ کفایت خان ولد جمعدار نواب دین مرحوم حال وارد محلہ دارالبرکات قادیان۔

۴۵۱۶ منکہ طالع بی بی زوجہ چوہدری محمد الدین قوم جٹ گل پیشہ کاشتکاری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۵ء ساکن گلانوالی ڈاکخانہ تھوہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائیداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ نقد چار سو روپیہ زیور نقرئی تخمیناً ۶۸ روپیہ مبلغ ۳۲ روپے حق مہر بذمہ شوہر کل نقد وقیمت جائیداد موجودہ پانچسو روپیہ۔ اسکے دسویں حصہ کی وصیت ہے۔ فقط المرقوم ۱۶۔ فروری ۱۹۳۶ء

گواہ شد:۔ محمد الدین خاوند موصیہ۔ العبد: نشان انگوٹھا طالع بی بی زوجہ چوہدری محمد الدین موصیہ۔ گواہ شد:۔ علی محمد احمدی قوم ڈوگر سکنہ کوٹ رجادہ ڈاکخانہ رمداس ضلع امرتسر پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ گلانوالی۔ کاتب الحروف حکیم فیروز الدین قریشی انسپکٹر بیت المال۔
۱۶/۲/۳۶

۴۵۲۴ منکہ جیون شاہ ولد غلام رسول قوم قریشی پیشہ محرر چونگی میونسپل کمیٹی شہر سیالکوٹ عمر قریباً پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن جھورہ حال شہر سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۳/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

اِس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ اراضی مزروعہ چاہی واقعہ موضع جھورہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ تعدادی قریباً سات بیگھہ مشترکہ ہمراہ میرے بھائی مسمی نادر شاہ جس میں میرا نصف حصہ ہے۔ اور میرا نصف حصہ میرے بھائی مذکور کے پاس مبلغ -/۳۲۵ روپے میں گرو ہے۔ تخمینہ قیمت اراضی جو میرے حصہ کی ہے۔ -/۱۴۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ ایک کنال زمین بمقام قادیان محلہ دارالسعة میں مینے واسطے بنانے مکان رہائشی کے خریدی ہوئی ہے۔ جسکا موجودہ تخمیناً قیمت -/۲۵۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ اسباب خانگی برتن چارپائی وغیرہ کا تخمیناً قیمت -/۵۰ روپے ہے۔ اِس وقت میری موجودہ جائیداد غیر منقولہ کی مالیت -/۱۷۰۰ روپیہ ہے۔ اور منقولہ میرا پراویڈنٹ فنڈ ہے۔ جو قریباً -/۴۰۰ روپیہ ہے۔ اسوقت میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جواب مبلغ -/۲۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل کراتا رہونگا۔ اور بلا منہائی پراویڈنٹ فنڈ حصہ آمد ادا کیا کروں گا۔ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو

اس کے دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں گا۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ سمجھا جائے گا ؛

گواہ شد :۔ محمد شاہ ولد جیون شاہ احمدی۔

العبد :۔ جیون شاہ بقلم خود ؛ گواہ شد :۔ قاسم دین احمدی سیکرٹری تعلیم و تربیت سیالکوٹ ؛ گواہ شد :۔ فضل احمد سیکرٹری وصایا سیالکوٹ ؛ گواہ شد :۔ احمد شاہ ولد احمد دین سیالکوٹ ؛

اصلی فیسرین خریدیں نقلی سے بچیں

اپنے چہرہ کو رشکِ آفتاب بنانا چاہتے ہو۔ تو

فیسرین رجسٹرڈ

جیسی معتبر اور جادو اثر دوا استعمال کرو۔ یہ لطیف کریم جلد کے موذی امراض کیل چھائیوں سیاہ دھبوں۔ بھورے تلوں۔ کھجلی۔ ایگزیما وغیرہ کو کم سے کم عرصہ میں نابود کر دیتی ہے۔ خوبصورتی میں عمر بھر فرق نہیں آتا

تعریفی خط از محترمہ بیگم مولانا محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ (لاہور)۔

"میرے خاندان میں متعدد بیبیوں نے فیسرین استعمال کی۔ اور اسے مہاسوں اور چھائیوں وغیرہ کے لئے اکسیر پایا۔ جلد کو نرم رکھنے کے لئے بھی یہ نہایت مفید ہے"

قیمت :۔ فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ

فیسرین فارمیسی مکتسر فیروزپور (پنجاب)

میری پیاری بہنو!

دُنیا میں تندرستی ہزار نعمت ہے۔ بالکل سچ بات ہے۔ تندرستی سے ہی دین و دُنیا کے فرائض سر انجام ہوتے ہیں۔ اگر آپ کی طبیعت سُست رہتی ہے۔ رنگ زرد ہو گیا ہے۔ بدن ٹوٹتا ہے۔ سر میں چکر آتے ہیں۔ کام کاج کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ ماہواری ٹھیک نہیں ہیں۔ یا ان امراض کی وجہ سے اولاد جیسی نعمت حاصل نہیں ہوئی۔ تو آپ میری طرف رجُوع کریں میرے پاس ان امراض کو دُور کرنے والی بہت مجرّب دوا ہے۔ جس کے استعمال سے بہت سی بہنیں صحتیاب ہو چکی ہیں۔ چونکہ مَیں نے اِس دوا کو بہت مفید پایا ہے۔ اس لئے رفاہِ عام کے لئے اِشتہار دیا ہے۔ تاکہ میری بہنیں اِس موذی مرض سے نجات پائیں۔ جس بہن کو ضرورت ہو۔ مجھ سے منگا کر فائدہ اُٹھائیں۔ اِس کی قیمت صرف دو ۲ روپیہ مقرر کی ہے۔ جو لاگت کے مطابق ہے ؛

ملنے کا پتہ

نجم النساء معرفت انجمن احمدیہ شاہدرہ لاہور

اطبائے قدیم و جدید کا مسلمہ فیصلہ ہے۔ کہ خون صاف رکھنا صحت کے لئے ضروری ہے۔ خون کی ہر قسم کی خرابیاں اسی موسم میں سر اٹھا کر صحت کو بگاڑ دیتی ہیں۔ اور زندگی کو وبال جان بنا دیتی ہیں:۔

جوہر عشبہ چوب چینی رجسٹرڈ

آجکل استعمال کیجئے ہر قسم کی خرابی خون کی بیخکنی کر دیتا ہے

یہ اعلیٰ درجہ کا مصفی خون مرکب بگڑے ہوئے خون کو صاف کرنے اور نیا صاف خون پیدا کرنے میں مستقل پچاس سال سے اپنا کمال دکھا رہا ہے۔ پھوڑے پھنسیوں۔ خارش۔ داد۔ ہتھیلیوں کی جلن اور رنگت کی زردی بھوک کی کمی۔ حیض کی خرابی۔ بھگندر۔ خنازیر کے زہریلے مواد کو بھی خون میں سے چھانٹ چھانٹ کر نکال دیتا ہے:۔

اسکے سامنے ساری مصفی خون دوائیں ہیچ ہیں

قیمت فی شیشی چھ اونس (۴۸ خوراک) تین روپے۔ بذریعہ وی پی ۱۲/ ۳ روپے
" " تین " (بچوں کیلئے) ایکروپیہ آٹھ آنہ " " ۱۵/ ۱

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ ڈاکٹر حکیم حاجی غلام نبی زبدۃ الحکماء موچی دروازہ لاہور

خوبصورتی کی ماں تمام کریموں کی سرتاج مرض امراض چہرہ کیلوں چھائیوں مہاسوں کے واحد علاج

گولڈن فیسلین رجسٹرڈ

جیسی معتبر اور زود اثر کریم کے خلاف حاسدوں کا پروپیگنڈا درست نہیں۔ کسی نے جو تہذیب نسواں میں ہمارے حاسدوں کے ایماء پر دروغ بیانی کی ہے۔ میں اس کی تردید کرتا ہوں۔ ہم سے ہرگز اُسنے دوائی نہیں منگوائی۔ جوابی کارڈ لکھ کر پوسٹ آفس سے دریافت کریں۔ لکھنے والے کو اپنی تحریر واپس لیکر معافی مانگنے کیلئے نوٹس دیا گیا ہے۔ آئندہ بھی ایسی غلط تحریر کا ہرگز خیال نہ کریں۔ پبلک کی رائے پڑھیں۔ محترمہ بنت جناب خان بہادر مولوی فتح الدین صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر زراعت جالندھر سے تحریر فرماتی ہیں: "گولڈن فیسلین میں نے استعمال کر کے دیکھی ہے بڑی فائدہ مند ہے" قیمت فی شیشی چودہ آنے علاوہ محصول ڈاک:۔

(نوٹ) گولڈن فیسلین ہر بار پبلک کی نئی رائے پیش کرتی ہے۔ ضرور آزمائیں۔

ملنے کا پتہ:۔ گولڈن فیسلین فارمیسی ہریانہ ہوشیارپور (پنجاب)

ہم اپنی بہنوں سے

سفارش کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمیشہ ہماری دوکان کے تیار کردہ خوشبودار تیل۔ عطر۔ کریم۔ سنٹ۔ پاوڈر۔ سُرخی وغیرہ استعمال کیا کریں:۔

دلشاد وینشنگ کریم

اسکے استعمال کرنے سے چہرہ اور جسم بالکل ملائم ہو جاتا ہے۔ کیل اور چھائیوں کو دُور کرنے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ چکنائی وغیرہ سے بالکل مُبرّا۔ ایک بار لگاتے ہی جلد میں فوراً جذب ہو جانے والی۔ فی شیشی ۸/

چنن آملہ ہیر آئیل رجسٹرڈ

یہ تیل روغن کدو سے تیار کیا جاتا ہے۔ بالوں کو سیاہ اور جلد کو نرم کرتا ہے۔ خشکی کو دُور کرنے کے علاوہ گرتے بالوں کو بچاتا ہے۔ قیمت فی پوا بارہ آنہ نمونہ کی شیشی ۴/

گلزار سنٹ فلاور

سولہ ۱۶ خوشبوؤں کا مجموعہ ہے۔ منٹ منٹ کے بعد اپنی خوشبو کو بدلتا ہے۔ خوشبو کئی روز تک قائم رہتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲/ نمونہ ۴/

ملنے کا پتہ

اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور

86

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

پھول

مرسلہ۔ احمدی بیگم احمدی سہارنپور

یہ پھول تکیہ کے کونے کے لئے نہایت موزوں ہے۔ اسکی ڈنڈیاں اور پتے گہرے سبز رنگ سے بنائیں اور پھول نمبر ۱ کو ہلکے گلابی رنگ سے اور نیچے کا حصہ چاکلیٹ تاگے سے۔

پھول نمبر ۲ کے باہر کا حصہ اور دوران چار نشان آسمانی رنگ سے بنائیے۔ اور باقی تمام ہلکا بادامی۔ کلی نمبر ۱ کے باہر کا حصہ گہرے سرخ رنگ سے۔ اور کنگورے گلابی سے بنائیے۔ نہایت خوشنما معلوم ہوگا۔ نمبر چار پر حسب پسند ریشم لگائیے۔

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔